روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 29 جون 2013ء 19 شعبان 1434 ہجری 29 احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 147

دکھوں کا فلسفہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو مشکل میں مبتلا کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب کفارة المرض حدیث نمبر 5213)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے۔ اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھا دے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیح کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانون قدرت کی تصریح کرتے ہیں اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پا لئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت مورد غضب ہیں۔ اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا باران پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور جس قدر انہیں مشکلات راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اول درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں بالخصوص ان محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کر سکتے کہ ان کے انجام سے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد دوم صفحہ 458)

وقف کی برکت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید)

نمایاں کامیابی

مکرم شکیل احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ دفتر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ ڈاکٹر ریحانہ کوثر صاحبہ بنت مکرم جمیل احمد صاحب مرحوم آف احمد نگر نے لندن میں نمایاں کامیابی کے ساتھ ایم ایس سی کیا اور اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئین میری یونیورسٹی آف لندن سے (Wireless Communication) میں پی ایچ ڈی بھی مکمل کر لی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں ہر لحاظ سے جماعت کیلئے مفید وجود بنائے اور ہمیشہ دینی اور دنیاوی حسنات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 7 جولائی 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

اللہ تعالیٰ کا قرب اور دعاؤں کی قبولیت کی کچھ شرائط ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 22/ اکتوبر 2004ء میں فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا قرب اس کی قربت اور دعاؤں کی قبولیت کچھ شرائط کے ساتھ ہے۔ پہلی تو یہی کہ اس کا عبد بن کے رہنا ہے۔ خالص اس کا ہونا ہے۔ خالص ہو کر اس کی عبادت کرنی ہوگی۔ اس کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھنا ہوگا۔ پھر یہ کہ جب بھی مانگنا ہے اس سے مانگنا ہے۔ یہ نہیں کہ دل میں چھوٹے چھوٹے خدا بنائے ہوں۔ جس سے کوئی فائدہ پہنچ رہا ہو اس کی جھوٹی سچی تعریفیں بھی شروع کر دیں۔ بعضوں کو افسروں سے فائدہ پہنچتا ہے تو وہ ان کو یا ان کے بچوں کو خوش کرنے کے لئے بعض دفعہ نمازیں تک ضائع کر دیتے ہیں اور ان کے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کہ یہ باتیں قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں کہ جب بھی تم کوئی کام کر رہے ہو، دنیاداری کا بھی کام کر رہے ہو تو تمہاری یہ دنیاداری یہ تمہاری نمازوں میں روک نہ بنے، تمہاری عبادتوں میں روک نہ بنے۔ تمہاری کاروباری مصروفیات تمہیں عبادتوں سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ ان کی ملکہ سے کوئی میٹنگ تھی، گئے ہوئے تھے، تو کچھ دیر کے بعد انہوں نے بڑی بے چینی سے اپنی گھڑی دیکھنی شروع کر دی۔ آخر ملکہ کو پتہ لگا اس نے پوچھا۔ آپ نے کہا ایک خدا ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور اب میرا اس کی عبادت کا وقت ہے۔ تو یہ جرأت ہونی چاہئے کہ کوئی بڑے سے بڑا افسر یا بادشاہ بھی ہو، اس کے سامنے بالکل نہیں جھجکنا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سامنے کوئی بھی ہستی نہیں ہے۔ یہ تو سب دنیاوی چیزیں ہیں۔ آخر اس کو اپنے عملہ کو بھی کہنا پڑا کہ آئندہ یہ خیال رکھنا کہ ان کے نمازوں کے وقت اگر آئیں تو خود ہی بتا دیا کرو۔ تو یہ جرأت ہر احمدی کو دکھانی چاہئے۔

پھر یہ بھی شرط ہے کہ رسول کی اطاعت کرنی ہے، جو احکامات دیئے ہیں جو ارشادات فرمائے ہیں جس طرح ہمیں نصیحت کی ہے جو ہم سے توقعات رکھی ہیں جس طرح کام کر کے دکھائے ہیں اس طرح کرنا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں جو تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنا ہوگا۔ پھر یہ بھی یقین رکھنا ہوگا اور ایک مومن کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے، اور سننے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اگر اپنے جذبات میں اور دعاؤں میں شدت پیدا ہونے کے باوجود دعا قبول نہیں ہوتی تو پھر یا تو ہمارے دعا مانگنے کے طریق میں کوئی کمی ہے یا ہماری دوسری کمزوریاں اور حقوق کی عدم ادائیگی آڑے آ گئی ہے۔ حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے، لوگوں کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے، لوگوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے روکیں پڑ رہی ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ کام یا مقصد جس کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں ہمارے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ خود بھی فیصلہ کرتا ہے۔ یا اگر دو آدمیوں کے حق کا معاملہ ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کون زیادہ حقدار ہے اس لئے بہتر حقدار کو حق مل جاتا ہے۔ لیکن نیک نیتی سے اور خالص ہو کر مانگی گئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ کسی اور وقت کام آ جاتی ہیں اس دنیا میں یا اگلے جہان میں۔ اس لئے دعائیں مانگنے میں کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر اور دعا کے ساتھ ہی ہے۔ اس لئے ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتے چلے جانا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2004ء)

غریب الوطنی

سامان کو با دیدۂ تر باندھ رہے ہیں
بھیگے ہوئے رومال میں گھر باندھ رہے ہیں

خط ، یادیں ، تصاویر ، کتابیں و بیاضیں
دل کھول کے سامانِ سفر باندھ رہے ہیں

آنسو میرے رخساروں کی سیڑھی سے اتر کر
دامن میں دعاؤں کا اثر باندھ رہے ہیں

تنقیص کے کچھ ریشمی دھاگوں کو ملا کر
قرطاس کی جھولی میں ہنر باندھ رہے ہیں

پرواز کے جذبے بھی کبھی قید ہوئے ہیں
صیاد صفت کیوں مرے پر باندھ رہے ہیں

سوکھا نہ ابھی پچھلی مسافت کا پسینہ
پھر اگلی مسافت کو کمر باندھ رہے ہیں

کب ختم ہو قدسیؔ یہ سفر در بدری کا
یہ سوچ کے پاؤں میں بھنور باندھ رہے ہیں

عبدالکریم قدسی سری لنکا

تعطیلات گرما میں وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کا بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

17

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

کیلگری کے میئر، پولیس کے وفد اور ممبر پارلیمنٹ سے ملاقاتیں اور واقفات نو کی کلاس

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

25 مئی 2013ء

حصہ دوم

کیلگری کے میئر سے ملاقات

اس کے بعد کیلگری (Calgary) کے میئر Naheed Nenshi صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوف کے ساتھ ان کی ہمشیرہ بھی آئی تھیں۔

میئر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ کیلگری آنے پر میں حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ میئر کے انتخاب کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا عام پبلک ووٹ دیتی ہے یا کوئی الیکٹورل کالج ہے۔ اس پر میئر نے بتایا کہ 18 سال سے زائد عمر کا ہر فرد ووٹ دے سکتا ہے۔ 1.2 ملین آبادی میں سے چھ لاکھ پچاس ہزار ووٹرز ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ یوکے میں ہوں تو صرف Residence Permit رکھنے والے یا Indefinite Stay والا ہی ووٹ دے سکتا ہے۔

میئر نے بتایا کہ سیاسی اعتبار سے میئر کیلگری کی ایک اہم پوسٹ ہے۔ یہاں کے لوگ بہت خوش ہیں کہ اچھا کام ہو رہا ہے اور ہمیں یہاں کوئی پرابلم نہیں ہے۔ تین بلین ڈالرز ہمارا بجٹ ہے۔ 1.6 بلین ڈالرز ہمیں پراپرٹی ٹیکس سے آتا ہے اور اسی طرح انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس سے بھی بڑی رقوم آتی ہیں۔

میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کس طرح دہشت گردی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم (دین) کی سچائی کی تعلیم پھیلائیں۔ (دین) کا سچا پیغام پھیلائیں۔ (دین) کے امن و آشتی کے حقیقی پیغام کے ذریعہ شدت پسندی اور انتہاء پسندی کا مؤثر جواب دینا آج کے حالات کی اشد ضرورت ہے۔ آجکل انتہاء پسند دہشت گردی کر رہے ہیں۔ ہم سب لوگوں کا فرض ہے کہ تمام فریقوں کو قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے بارہ میں بتائیں۔ آپؐ مدینہ میں مختلف قبائل اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ رہے۔ ان سے پُرامن معاہدات کئے اور امن پسند معاشرہ قائم کیا۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی تھی اور ہر ایک کے حقوق دیئے اور عدل و انصاف کے ساتھ معاشرہ میں امن کا قیام کیا۔

حضور انور نے فرمایا امن کے قیام کے لئے اور دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنے رویوں میں تبدیلی پیدا کر کے ہر ایک کے ساتھ انصاف کا سلوک کرنا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا انتہاء پسندی کا مقابلہ کرنا ایک لمبا عمل ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے یہاں کیلگری میں ایک میڈیا انٹرویو میں کہا تھا کہ احمدیہ جماعت دنیا کے سامنے (دین) کے حقیقی پیغام کو پیش کرنے سے ہرگز نہیں رکے گی۔ میں نے کہا تھا کہ اگر یہ نسل نہیں تو یقیناً آئندہ آنے والی نسلیں دیکھیں گی اور اس بات کو قبول کریں گی کہ (دین) امن کا مذہب اور ہر قسم کے ظلم کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں لوگ ہر سال ہم کو Join کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ نصف ملین سال کے احمدی ہو رہے ہیں۔ اگر آپ ان کو ملٹی پلائی کریں تو آئندہ چند سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ ایک بڑی تعداد (دین) کی سچی تعلیم کو سمجھنے والی اور اس پر عمل کرنے والی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا CBC ٹی وی نے میرے انٹرویو کو کوریج دی ہے جس کے ذریعہ کینیڈا کے لوگوں کو (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام ملا ہے۔

میٹنگ کے آخر پر کیلگری کے میئر Nenshi نے احمدیہ جماعت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ جماعت ہے جو ہر روز ہمارے شہر کی خدمت کرتی ہے۔

حضور انور نے میئر کے ان جذبات پر اس کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا۔ تمام امن پسند...... کے لئے ضروری ہے کہ وہ انتہاء پسندی کے خلاف باہم متحد ہو جائیں۔

میئر کیلگری کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر میئر نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

پولیس کے وفد سے ملاقات

بعد ازاں کیلگری پولیس کے ایک وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

پولیس کے اس وفد میں Deputy Chief Police کیلگری Trevor Daroux صاحب Superintendent Police Sat Parhar صاحب، کانسٹیبل Dhaliwal صاحب اور کانسٹیبل مدثر رانا صاحب جو کہ احمدی دوست ہیں شامل تھے۔

ان سبھی پولیس افسران نے ملاقات کے لئے وقت دینے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کیلگری آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور کے استفسار پر ڈپٹی چیف پولیس نے بتایا کہ ہم سارے کیلگری شہر کو Cover کرتے ہیں۔ کوئی خاص ایریا نہیں ہے بلکہ جہاں ضرورت ہو وہاں پہنچتے ہیں۔ کوئی علاقائی تقسیم نہیں ہے۔

ڈپٹی چیف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا کیلگری کا وزٹ بہت اچھا جا رہا ہے۔

ڈپٹی چیف نے عرض کیا کہ حضور انور سے ملنا ہمارے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ ہم حضور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس Mr. Parhar نے کہا کہ وہ حضور انور سے آج کی اس ملاقات کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ میں نے حضور انور کی قائدانہ صلاحیتوں اور انتہائی اعلیٰ لیڈرشپ کے بارہ میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔

چیف پولیس نے کہا کہ صرف ایک احمدی افسر اس وقت پولیس میں ہیں۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ اور بھی احمدی دوست پولیس میں آئیں۔ اس پر حضور انور نے احمدی پولیس افسر کو ہدایت فرمائی کہ وہ احمدی نوجوانوں کو قائل کریں کہ وہ پولیس میں جائیں۔

پولیس کے وفد کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

آخر پر حضور انور نے ان سبھی پولیس افسران کو کتاب World Crisis and The Pathway to Peace عطا فرمائی۔

ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

بعد ازاں ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ Hon. Devinder Shory نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ موصوف حضور انور سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس ممبر پارلیمنٹ کے حلقہ انتخاب میں ہماری بیت النور واقع ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ ان کا تعلق لدھیانہ انڈیا سے ہے وہ 1989ء میں کینیڈا آئے۔ وہ وکیل ہیں، 2000ء میں سیاست کے میدان میں آئے اور اب فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ ہیں اور ان کا Conservative پارٹی سے تعلق ہے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ کیلگری بیت کے افتتاح کے موقع پر بھی آئے تھے۔

موصوف نے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کی مذمت کی اور جماعت کے ساتھ تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔

پاکستان کے کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کرنا اب کسی حکومت کے بس میں نہیں ہے مولوی کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ جب زور نہیں تھا اس وقت بھی کسی میں جرأت نہیں تھی کہ وہ کانسٹیٹیوشن میں تبدیلی کر سکے اور اب تو بات بہت آگے بڑھ گئی ہے اور مولوی کا زور اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اب یہ کسی حکومت کے بس میں نہیں رہا۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ احمدیہ کمیونٹی کو خاص طور پر ٹارگٹ کیا جا رہا ہے اور ہم اس کے حقوق کے لئے ہر جگہ اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ ہر امن پسند جماعت کے مذہبی حقوق اور مذہبی آزادی کی حفاظت ہونی چاہئے۔

آخر پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی بہت مثالی ہے۔ ان کا کردار بہت اعلیٰ ہے۔ معاشرہ میں مدغم ہو جاتے ہیں اور سب کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ میں ہمیشہ ان کی تعریف کرتا ہوں اور ہر جگہ جماعت کی خوبیوں کے بارہ میں بتاتا ہوں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا اور کتاب World Crisis and The Pathway to Peace عطا فرمائی۔ موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی

سعادت بھی پائی۔

واقفاتِ نو کی کلاس

بعدازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النور میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق واقفاتِ نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ صوفیہ جنود نے کی اس کا اردو ترجمہ عزیزہ لبنیٰ فضیلت اور انگریزی ترجمہ عزیزہ ایمن مرزا نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ روبینہ فراز نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ سدرہ جمشید نے پیش کیا۔

حضرت خذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ ظلم و ستم کے اس دور کو ختم کردے گا۔ جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔

اس کے بعد عزیزہ ثمرہ وابلہ نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ عدیلہ منیر، شمائلہ انجم اور عزیزہ نائلہ چوہدری نے اطاعت خلافت کے موضوع پر ایک مضمون پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

سوال و جواب

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اس نے اپنا ماسٹرز مکمل کرلیا اور ٹیچنگ کورس بھی مکمل کرلیا ہے اب اگلا قدم کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ کی شادی نہیں ہوئی تو ٹیچنگ میں تجربہ حاصل کریں اور ساتھ ساتھ جماعت میں بھی کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ مجھے بھی لکھ دیں تاکہ آپ کو تحریری جواب بھی آجائے۔ اور اگر ٹیچنگ میں جاب وغیرہ نہیں ملتی تو عائشہ اکیڈمی میں کوشش کریں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حدیث میں نبوت اور خلافت کے بعد دو قسم کی بادشاہتوں کا ذکر ہے اس سے کیا مراد ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

بادشاہت ایسی ہوگی جس میں دنیاداری ہوگی لیکن دین بھی ہوگا اور انصاف بھی ہوگا۔ لیکن ایسے بادشاہ بھی ہوں گے جو انصاف نہیں کریں گے۔ اس کے بعد زیادہ ظلم کرنے والے بادشاہ آجائیں گے جو ظالم ہوں گے۔ مثلاً آجکل شام میں بادشاہت بنی ہوئی ہے اسی طرح اس سے پہلے اسلام میں بہت سے ظالم بادشاہ گزر چکے ہیں۔ اس کا ذکر ایک اور جگہ بھی آیا کہ پہلے تین سو سال آنحضرت ﷺ کے قریب کے زمانہ میں دین کی طرف رغبت زیادہ ہوگی پھر اگلا جو ایک ہزار سال ہے وہ فیج اعوج کا زمانہ ہے یعنی بہت ہی Dark age ہے۔ اس Dark age میں زیادہ ظالم بادشاہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

مسلمانوں کی بھی pockets بنتی رہی ہیں یا وہ ایک علاقہ میں بھی اکٹھے ہو کر رہتے رہے ہیں۔ سپین میں بادشاہت مختلف تھی، ایشیا میں مختلف تھی اور برصغیر میں علیحدہ تھی۔ ایک وقت ایسا آیا تھا کہ برصغیر کی بادشاہت تو Russia تک پہنچی ہوئی تھی بلکہ یورپ میں ترکی تک تھی۔ ان میں ظالم بادشاہ بھی گزرے ہیں۔ ان میں دین کم تھا اور دنیا زیادہ تھی اور جنگیں بھی دنیا کیلئے ہوتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس سے یہ مراد ہے کہ دو مختلف زمانے ہیں۔ پہلا زمانہ پہلے 300 سال کا ہے جو آنحضرت ﷺ سے قریب کا زمانہ ہے جو صحابہ یا صحابہ کو دیکھنے والوں کا زمانہ ہے۔ پھر ایک ہزار سال کا زمانہ بالکل اور طرح کا تھا۔ جو فیج اعوج کا زمانہ ہے جب اسلام کی تعلیمات بھلادی گئیں۔

ایک واقفہ نو نے پردہ کے متعلق سوال کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم headscarf لے لو اور تم میں اتنا زیادہ Confidence ہونا چاہئے کہ اگر تمہیں کوئی کچھ کہے تو کہو کہ میں احمدی...... ہوں اور میں اس تعلیم پر عمل کرتی ہوں جو ہمارے قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ پچھلی دفعہ میں نے امریکہ میں یہی کہا تھا تو ایک لڑکی نے کہا کہ پہلے مجھے شرم آتی تھی پھر میں نے سوچا کہ میں نے آج سے ہی سکارف لے لینا ہے اور سکارف لے لیا اور کچھ نہیں ہوا۔ یہاں کی مقامی کینیڈین خواتین بھی سردیوں میں، برف میں سکارف لے کے پھرتی ہیں۔ ان میں سے بعض سردی سے بچنے کیلئے ٹوپی لیتی ہیں اور بعض سکارف لیتی ہیں۔ پرانے زمانہ میں عیسائی عورتیں جو مہذب عورتیں تھیں وہ سکارف لیا کرتی تھیں۔ ابھی بھی بوڑھی عورتوں کو دیکھو وہ سکارف باندھتی ہیں۔ پس کوئی خوبصورت سا سکارف لے لیا کرو خود ہی لڑکیاں کہیں گی کہ بڑا اچھا ہے۔ پہلے بیشک Printed سکارف پہن لو۔ پہنو تو سہی اور پھر آہستہ آہستہ عادت ہوجائے گی تو تم پھر صحیح حجاب پہننا شروع کردوگی۔

پھر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں حجاب لیتی ہوں تو لوگ...... سے خوف رکھنے کی وجہ سے بات نہیں کرتے خاص طور پر وہ لوگ جو پہلے کسی...... سے نہیں ملے ہوتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

ایک Badge بناؤ اور اس پر محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں لکھا ہوا ور وہ لگا کر پھرا کرو تو پھر وہ تم سے نہیں ڈریں گے۔

اسی واقفہ نے عرض کی کہ بعض لڑکیاں سوال کرتی ہیں کہ دین عورت کو Oppress کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

ان کو کہو کہ دین زبردستی نہیں کرتا۔ میں نے تو خوشی سے پہنا ہے اور اُن سے پوچھو کہ کیا تمہاری گورنمنٹیں زبردستی نہیں کرتیں؟ جن گورنمنٹوں نے یہ قانون بنادیا ہے کہ حجاب یا اسکارف نہیں لے سکتیں تو یہ بھی زبردستی ہے۔ کسی کو زبردستی حجاب یا نقاب پہننا oppression ہے تو زبردستی نقاب اُتروانا بھی تو Oppression ہے۔ یہ بھی تو ظلم ہے۔ ان کو کہو کہ میں جواب بعد میں دوں گی لیکن تم پہلے یہ بتاؤ کہ یورپ کے بعض ممالک فرانس وغیرہ میں یہ کیوں قانون بنایا گیا ہے کہ حجاب نہیں لے سکتیں یا سکارف نہیں لے سکتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان سے کہو جب سردیوں میں برف پڑتی ہے تو آپ لوگ فوراً کانوں پر سکارف باندھ لیتے ہیں تو ہم کیوں نہیں لے سکتے؟ ان کو کہو کہ میں اپنے مذہب پر عمل کرنے والی ہوں اور میری ایک شناخت ہے اور اس کی ایک وجہ ہے جو میں نے سکارف لیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یو۔کے میں ایک رائٹر عورت ہے۔ اس نے اخبار میں ایک آرٹیکل لکھا کہ جو مرد کہتے ہیں کہ حجاب اتار دو اور سکارف نہ لو اور آزادی کی باتیں کرتے ہیں وہ یہ اس لئے نہیں کرتے کہ ان کو عورت سے ہمدردی ہے۔ ان کو صرف ایک Lust اور Satisfaction چاہئے ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے ایک (مربی) تھے۔ انہوں نے ہزاروں میل سائیکل پر سفر کیا ہوا ہے۔ پاکستان سے انڈیا پھر بنگلہ دیش پتہ نہیں کہاں کہاں پھر چکے ہیں۔ انہوں نے سائیکل کے اوپر بہت سارے مختلف پیغامات کے چھوٹے چھوٹے کارڈز لگائے ہوتے تھے۔ تو تم بھی یہی کیا کرو اور روزانہ کوئی نہ کوئی چیز پمفلٹ وغیرہ لے جایا کرو۔ Message of Peace کے فلائرز تقسیم کرنا شروع کرو پھر بھی جو ہچکچاتے ہیں اور Interact نہیں کرتے تو تم خود ان سے بات کرو تو Interaction شروع ہوجائے گی۔

اسی واقفہ نے کہا کہ دعوت الی اللہ کے لئے Sleeves پر جیسے وقف نو کے بنیادی ماٹوز ہیں وہ ہم لکھ لیا کریں اور پھر وہ لوگ خود ہی پوچھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تم پیغام دے سکتی ہو۔ اگر تمہاری نیت نیک ہے تو تم اپنا Badge بنا سکتی ہو۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔

پھر ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ میری ایک غیر احمدی دوست کہتی ہے کہ عشاء کی نماز کی 17 رکعات ہوتی ہیں۔ اس کو کیا جواب دینا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

جہاں تک احادیث سے ثابت ہے عشاء کی نماز میں چار فرض اور دو سنتیں ہیں۔ اس کے بعد دو نفل بھی پڑھ سکتے ہیں یہ ٹوٹل آٹھ ہوگئے اور اگر رات کو وتر پڑھنے ہیں تو تین وتر یہ گیارہ ہوگئے۔ باقی یہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ جب بیت میں آؤ اور امام کا انتظار ہو تو دو نفل پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی ایک جائز چیز ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی سنت اور احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ گیارہ یا تیرہ نفل وتر ملا کر پڑھتے تھے۔ آٹھ نفل اور تین وتر یہ گیارہ ہوگئے یا دس نفل اور تین وتر تیرہ بن گئے۔ یہ باتیں احادیث سے بھی ثابت ہیں اور بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی یہ سنت تھی۔ ہو سکتا ہے کہ ایک آدھ موقع پر عشاء کے بعد کہیں نفل پڑھ لئے ہوں اور راوی نے بیان کردیا ہو اور وہ سترہ بنادیئے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کا ایسا وقت ہو کہ عشاء کے چار فرض اور دو سنتوں کے علاوہ آٹھ نفل اور تین وتر پڑھ لئے ہوں اور ٹوٹل سترہ ہوگئے ہوں اور یہ اس وقت کی عام بات نہیں تھی کہ سترہ رکعتیں ہوں۔ تم ان سے پوچھو کہ وہ حدیث نکال کر دکھائے جس میں لکھا ہو کہ عشاء کی نماز کی 17 رکعات ہوتی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک واقفہ نو سے دریافت فرمایا کہ بڑی ہو کر کیا کروگی تو اُس نے کہا

کہ میں Psychology میں ماسٹرز کروں گی۔

اس پر حضور انور نے ایک لطیفہ سنایا کہ:

ایک لڑکا Psychology پڑھ رہا تھا تو ایک دن گھر میں کھانے کی میز پر اس کی ماں نے پوچھا کہ آجکل تم کیا پڑھ رہے ہو تو اس نے جواب دیا کہ میں Logic پڑھ رہا ہوں یعنی ایک اور ایک کو تین ثابت کرنا۔ تو وہاں چکن کے دو پیس پڑے تھے۔ اُس کے باپ نے ایک اپنی پلیٹ میں رکھ لیا اور دوسرا اُس کی ماں کی پلیٹ میں اور اپنے بیٹے سے کہا کہ تم ایک اور ایک کو تین ثابت کرتے ہو نا تو تیسرا تم لے لو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں Linguist اور فرنچ کے مضامین پڑھ رہی ہوں تو میرا سوال ہے کہ جماعت کو کس زبان میں ٹرانسلیٹرز کی ضرورت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر زبان میں ضرورت ہے۔ جس میں آپ کو دلچسپی ہے اُس میں پڑھو اور پھر پڑھنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ اب ہم کہیں جا رہے ہیں۔

پھر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری سنّی دوست کہتی ہے کہ احمدی اتنی نمازیں کیوں جمع کرتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

نمازیں جمع کرنے کی کوئی نہ کوئی وجہ ہونی چاہئے۔ اگر کوئی دینی اجتماع یا کوئی پروگرام ہو رہا ہے یا جلسہ ہو رہا ہے اور وہاں اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی ہیں اور اتنی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں کہ کھانے وغیرہ اور دیگر سارے پروگرام کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو اُس وقت کھانے کے وقفہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتے ہیں تا کہ اس کے بعد پروگرام دوبارہ جاری رہے۔ اس میں کوئی اور پروگرام نہیں ہو رہا۔ کھیل کود نہیں ہو رہی صِرف تربیت کیلئے اجتماع ہے اور اگر کھیلیں بھی ساتھ ہو رہی ہیں تو وہ بھی تربیت کا حصہ ہے۔ ایک حدیث ہے انما الاعمال بالنیات کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ تو ان پروگراموں اور اجتماعات کا یہ مقصد بھی ہے کہ ڈسپلن پیدا ہو اور دین کے ساتھ تعلق بھی پیدا ہو۔ تو اس میں اگر آپ نمازیں جمع کر لیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہاں سردیوں میں اتنا کم وقت ہوتا ہے کہ اگر آپ سکول، کالج یا یونیورسٹی وغیرہ میں ہوں تو ظہر کی نماز اگر آپ نے وہاں پڑھی ہے تو آدھے گھنٹے بعد عصر پڑھنی پڑے گی اور کالج یونیورسٹی وغیرہ میں شاید ایک وقت میں نماز کی بریک پندرہ بیس منٹ دیں تو دوبارہ نماز کیلئے اجازت نہیں ملے گی اور اگر گھر آ کر پڑھیں تو نماز کا وقت نکل جائے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس بریک میں دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لیں۔ پھر جب گرمیاں آتی ہیں تو لمبے دن ہو جاتے ہیں اور اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ رات کے دس بجے یہاں سورج غروب ہوتا ہے اس میں آپ مغرب پڑھیں گے اور رات کے بارہ بجے عشاء پڑھیں گے۔ پھر صبح سورج جلدی طلوع ہوتا ہے۔ اس لئے وقت کی بہت زیادہ تاخیر ہو جانے کی وجہ سے سہولت کیلئے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر سکتے ہیں۔ (دین حق) دینِ یُسر ہے۔ یعنی آسانی کا مذہب ہے تنگی کا دین نہیں ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں کیلئے اجازت ہے کہ نماز جمع کر کے پڑھ لو۔ ہم جب جمع کرتے ہیں تو اسی وجہ سے کہ سردیوں میں وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے اور ظہر عصر کی نماز جمع کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد موسم کھل جائے تو ہم (بیوت) میں نمازیں نہیں جمع کرتے یا گرمیوں کے دنوں میں مغرب وعشاء کی نماز مہینہ ڈیڑھ مہینہ شاید جمع کرنی پڑتی ہے باقی سارا سال تو نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

میں تو زیادہ جمع نہیں کرتا۔ اگر میں نمازیں جمع کرتا ہوں تو صرف سردیوں میں مہینہ سوا مہینہ ظہر وعصر کی اور گرمیوں میں مہینہ سوا مہینہ مغرب عشاء کی جمع ہوتی ہیں۔ باقی دس مہینے میں پانچوں نمازیں (بیت) میں علیحدہ علیحدہ پڑھتا ہوں۔ Functions، اجتماعات اور جلسوں پر ہم جمع کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آسانی اور سہولت پیدا کرنے کے لئے اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

دوسرا یہ کہ دینی کام اور (دعوت الی اللہ کے) کام کی بڑی اہمیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں نمازیں جمع ہوں گی۔ اس لئے کہ لوگ دینی کاموں میں مصروف ہوں گے۔ یہ دنیاوی کاموں کے لئے نہیں ہے۔ ایک یہ بھی اس حدیث کا مطلب لیا جا سکتا ہے کہ لوگ دنیاوی کاموں میں اتنے مصروف ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ نمازیں ہمارے گلے پڑ گئی ہیں۔ وہ اپنے گلے سے اتارنے کیلئے جمع کریں گے۔ لیکن ایسے لوگ پھر نمازیں پڑھتے بھی نہیں۔ میں بہت سے لوگوں سے پوچھتا ہوں اکثر لوگ دن میں تین یا چار نمازیں ہی پڑھتے ہیں۔ لگتا ہے کہ ایک یا دو نمازیں معاف کروا کے آئے ہیں۔ تو اپنی دوست سے کہو کہ کچھ Reasons ہیں جن کی وجہ سے نمازیں جمع کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض غیر احمدیوں نے یہ معمول بنایا ہوا ہے کہ اچھا آپ جمع نہ کریں لیکن 5 منٹ انتظار کر کے اگلی نماز پڑھ لیں تو پھر جمع نہیں ہوتی۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں اور جمع نہیں کر رہے اور وقت ہے تو پہلے چار سنتیں پڑھنی ہیں بعد میں بھی چار سنتیں پڑھنی ہیں اور اگر وقت نہیں ہے تو صرف دو سنتیں پڑھنی ہیں۔ تو اس میں بھی وقت لگتا ہے۔ 5 منٹ تو نہیں لگتے۔ ٹکریں تو نہیں مارنی۔ نماز پڑھنی ہے تو طریقہ سے پڑھنی چاہئے۔ ایک نماز پڑھنے میں کم از کم 15 سے 20 منٹ لگتے ہیں۔ 4 رکعتیں بھی پڑھیں تو 15,10 منٹ کا وقفہ دے کے پڑھو تو یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ تو اتنی جلدی جلدی نمازیں پڑھتے ہیں کہ پتہ نہیں دعا کرتے بھی ہیں یا نہیں۔ کہنے کو تو نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ٹکریں مار رہے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ جس طرح مرغی ٹھونگیں مارتی ہے دانہ کھاتے ہوئے اس طرح سجدے کرتے ہیں۔ پس اس کا جواب یہ دیں کہ حدیثوں میں سہولت آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے خاص مواقع پر نمازیں جمع فرمائی ہیں اور اس زمانے میں نمازیں ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ نمازیں جمع کر لی جائیں۔ نماز قضاء ہونے سے بہتر ہے کہ جمع کر لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ویسے جو یہاں (بیوت) میں عادت پڑ گئی ہے میں اس سے روکتا رہتا ہوں کہ سردیاں آئیں تو 4 مہینے ظہر وعصر جمع کرتے ہیں اور گرمیاں آئیں گی تو 2 مہینے مغرب وعشاء جمع کرتے ہیں۔ یہ تو نمازیں نہ پڑھنے کا بہانہ ہے۔ اس لئے کہ میں وہاں لندن میں، یورپ میں اور یہاں بھی کئی دفعہ دیکھ چکا ہوں۔ بچوں نے اماں ابا کو صرف تین نمازیں ہی پڑھتے دیکھا ہے۔ اس لئے بچوں سے پوچھو کتنی نمازیں ہیں تو بعض بچے کہتے ہیں تین نمازیں ہیں۔ اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔

ایک واقفہ نے سوال کیا کہ آنحضور ﷺ کے دور میں جنگیں ہوتی تھیں تو کفار عورتیں مسلمانوں میں بطور لونڈیاں لائی جاتی تھیں۔ تو صحابہ کے ان سے تعلقات بھی ہوتے تھے تو کیا وہ نکاح کے متعلق تعلیم کے آنے سے پہلے ہوتے تھے یا بعد میں بھی ایسا ہی تھا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

شادی بیاہ کیا ہے؟ سوسائٹی میں ایک اعلان ہے کہ یہ میری بیوی ہے۔ عرب میں جب پہلے جنگیں ہوتی تھیں تو اس وقت لوگوں کی سو سو بیویاں ہوتی تھیں اور اسلام سے پہلے عرب کے قبائل میں رواج تھا کہ جو لونڈی آئی اسے بیوی بنا لیا۔ وہ اس وقت رواج تھا۔ جب تک اسلامی تعلیم نہیں آئی اس وقت مسلمانوں میں بھی یہ رواج تھا۔ لیکن ایک حد تک تھا اور limited تھا۔ اگر وہ بیوی بنانا چاہتے تو اجازت تھی۔ لیکن جب قرآن کریم نے حکم دے دیا اور واضح تعلیم آ گئی اور قرآن کریم میں درج ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ لونڈیوں کو رکھنا ہے تو ان سے نکاح کرو اور ان کے حق مہر مقرر کرو اور پھر اس تعلیم کو مزید پختہ کر دیا کہ تم نے چار سے زیادہ شادیاں نہیں کرنی اور اس میں مزید یہ بھی لکھ دیا کہ اگر تم انصاف نہیں کر سکتے تو ایک ہی کافی ہے۔

چونکہ جنگ کی وجہ سے عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ تو اسلام نے مسلمانوں کو یہ تعلیم بھی دی کہ ان یتیم لڑکیوں سے یا بیواؤں سے شادی کرو تا کہ تم شادی کر کے ان کے بچے پال سکو اور ان کا خیال رکھ سکو۔

پھر اس واقفہ نو نے سوال کیا کہ تعلیم آنے کے بعد کس طرح عمل ہوا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

جب قرآن کریم کی تعلیم آ گئی تو صحابہ سے بڑھ کر کون عمل کرنے والا تھا؟ قرآن مجید پر سب سے زیادہ وہی عمل کرتے تھے جن کے زمانے میں وہ اتر رہا تھا اور آنحضور ﷺ اس کی تشریح فرما رہے تھے۔ قرآن کریم میں جہاں لونڈیوں سے نکاح کا لکھا ہے وہاں ان کا حق مہر بھی مقرر فرمایا ہے اور پھر لونڈی اور غلاموں کو تو آنحضور ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں ویسے بھی ختم کر دیا کہ آج سے کوئی غلام نہیں ہے اور خود آنحضور ﷺ نے اپنے بھی غلام نہیں رکھے۔ ایک یہ ہے کہ کہیں سے عورت اغوا کی یا کہیں سے خریدی اور آگے بیچتے چلے گئے تو وہ لونڈی ہے اور دوسرا جنگ کا مال ہے۔ یعنی ایک قبیلہ نے اسلام پر حملہ کیا۔ ان کے سارے لوگ حملہ آور ہوئے تو ان پر مسلمانوں نے جب فتح پائی تو ان میں فوجی بھی تھے اور عام پبلک بھی تھی جن میں خواتین بھی تھیں تو ان میں سے قیدی بنائے اور پھر ان کو یہ سہولت دی کہ جو مرد یا عورتیں اپنا جرمانہ دے کر آزاد ہونا چاہتے ہیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی طے کیا کہ اگر تم کام کر کے اتنی رقم دے دو تو تم آزاد ہو سکتے ہو۔ پھر اس کے علاوہ اسلام نے یہ بھی تعلیم دی کہ اگر ان سے کوئی معاہدہ کر لو کہ تمہاری اتنی سروس کر دیں گے تو وہ بھی کر لو اور پھر اس کے بعد ان کو آزاد کر دو۔ پس جنھوں نے ظالمانہ طور پر مسلمانوں پر حملہ کیا، مسلمانوں نے ان کا جواب دیا اور ان کے مرد یا عورتوں کو غلام بنا لیا۔ اگر سزا کے طور پر ان سے جو بھی سلوک کیا جائے منع نہیں تھا۔ اس دنیا میں بھی یہ ہوتا ہے۔ لیکن وہاں تو خدا تعالیٰ نے ان کا یہ honour رکھا ہے کہ تم نے اگر عورتوں کو رکھنا ہے تو ان سے شادیاں کرو۔ لونڈی بنانے کا رواج عربوں میں تھا وہ تو شروع سے ہی بند ہو گیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے جب حضرت خدیجہؓ سے شادی کی تو ان کے سارے غلام آزاد کر دیئے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:

میں ایک دفعہ سنی دوست سے احمدیت کے بارہ میں بات کر رہی تھی اور اس کو بتا رہی تھی کہ ہمارے عقائد کیا ہیں اور یہ کہ ہم مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود آ گئے ہیں۔ تو وہ مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ اگر مسیح موعود آچکے ہیں تو پھر دنیا میں کرپشن کیوں ہے؟ اس کا جواب کیا ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اسے کہو کہ جو حضرت مسیح موعود کو صحیح طریقہ سے ماننے والے ہیں ان میں کرپشن نہیں ہے اور وہ اسی لئے آئے ہیں۔ وہ آئے اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں اصلاح کرنے کے لئے آیا ہوں اور میرے دو کام ہیں۔ ایک بندے کو خدا سے ملانا اور بندے کا جو دوسرے بندے پر حق ہے وہ اسے دلوانا۔ تو جب دوسروں کے حقوق ادا کرو گے تو کرپشن نہیں ہوگی۔ تو ان سے کہو کہ جماعت احمدیہ یہی کوشش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ہر خطبہ میں یہی سمجھاتا رہتا ہوں کہ احمدی ہونے کے بعد ہمارے اندر اور دوسروں کی نسبت ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے اور ایک واضح فرق ہونا چاہئے اور جو لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں وہ اسی لئے ہو رہے ہیں تا کہ ان برائیوں سے نجات ملے۔ اصل بات یہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر حضرت مسیح موعود نے دمشق کے کنارے پہ اترنا ہے اور اس کے ساتھ مہدی معہود نے ہونا ہے تو تلوار لے کر کتنے لوگوں کو کرپشن سے دور کروائیں گے۔ دنیا میں تو بہت زیادہ کرپشن پھیلی ہوئی ہے۔ کیا وہ پہلے سعودی عرب سے شروع کرے گا پھر سیریا جائے گا جہاں بہت کرپشن ہوئی ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی نہیں ادا ہو رہے اور پھر ساری دنیا میں پھرتے پھرتے اس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کرپشن ختم کرنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی تعلیم دے گا کہ جو (دین) کی اصل تعلیم ہوگی اور اس تعلیم سے وہ لوگوں کی اصلاح کرے گا اور (دین) کی صحیح تعلیم قائم کرے گا۔ اسی کو کرپشن ختم کرنا کہتے ہیں۔ کرپشن ڈنڈے کے زور سے تو نہیں ختم ہو سکتی۔ ویسے کس طرح کرپشن کا پتا لگے گا؟ کیا پتا کہ underhand کتنی کرپشن ہو رہی ہے؟ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی تعلیم لائے گا کہ لوگ اپنی کرپشن سے توبہ و استغفار کریں اور ہم یہی بتاتے رہتے ہیں اور ہم تو مسلسل یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں جس سے کرپشن سے نجات مل سکتی ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔

(جاری ہے.....)

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب لندن

مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب کی یادیں

تم میرے نور چشم ہو دل کا قرار ہو
تم اک نشان رحمت پروردگار ہو

1947ء میں ہندو پاک کے بٹوارے کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ غوث گڑھ ریاست پٹیالہ کو فرمایا کہ وہ احمد نگر ضلع جھنگ میں آباد ہوں چنانچہ غوث گڑھ کی ساری جماعت نے تعمیل ارشاد میں احمد نگر میں ڈیرے ڈال دیئے۔ ہجرت کے اس دور میں جبکہ ذرائع مفقود تھے سیدنا حضرت مصلح موعود نے ہی قادیان کے بعد جامعہ احمدیہ کو احمد نگر میں قائم کرنے کا حکم دیا۔ میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ مولانا ظفر محمد ظفر صاحب جامعہ احمدیہ کے پروفیسر تھے۔ احمد نگر کے دھرم سالہ کی عمارت میں یہ اپنے بچوں سمیت اقامت پذیر تھے۔ مولانا صاحب کے بچوں میں سے مکرم برادرم ناصر احمد ظفر صاحب میرے ہم عمر تھے۔ بیت الذکر میں، کھیل کے میدان میں اور احمد نگر کے گلی کوچوں میں اکثر ان سے ملاقات ہوتی۔

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ کشادہ پیشانی اور آنکھوں کی چمک ان کی ذہانت کی غماز تھی۔ مجلس اطفال الاحمدیہ میں اکثر ان کے جوہر کھلتے اطفال کے اجلاسات یا کھیل کے میدان میں اکثر لیڈر کے طور پر پہچانے جاتے۔ میٹرک پاس کیا تو ملازمت کی تلاش ہوئی۔ ہم چار پانچ لڑکوں نے جن میں ناصر صاحب بھی شامل تھے State Bank LHR میں درخواستیں بھجوادیں مگر Call صرف ایک ہی لڑکے کو آئی آخر ایک یونین کونسل میں سیکرٹری کے طور پر ان کی تقرری ہو گئی۔ یہاں سیاسی لوگوں سے ان کے رابطے ہوئے۔ اپنی خداداد قابلیت سے بہت جلد ان میں اپنا مقام بنا لیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اپنی خلافت سے پہلے مجلس انصار اللہ عالمگیر کے صدر تھے۔ میرا اپنے فرائض منصبی کے سلسلہ میں قریباً ہر روز ہی حضرت میاں صاحب سے ملنا ہوتا۔ ربوہ کے ماحول پر حضرت میاں صاحب کی گہری نظر تھی۔ میری رہائش چونکہ احمد نگر میں تھی اس لئے دیہاتی ماحول میں ہونے کی وجہ سے مجھ سے اکثر سوال ہوتے رہتے۔ انہی ایام میں خاکسار نے محسوس کیا کہ ربوہ کے ماحول کے سلسلہ میں بوجہ سیاسی اور غیر از جماعت لوگوں سے رابطہ کے مکرم ناصر صاحب بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔ میں نے حضرت میاں صاحب سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا مجھے اس سے ملائیں۔ چنانچہ اگلے ہی روز میں ان کو ساتھ لے کر حضرت میاں صاحب سے ملا۔ ناصر صاحب سے مل کر خوشی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ گاہے گاہے ان سے ملتے رہیں۔ اس طرح خادم اپنے آقا کے حضور حاضر ہو گیا۔ زمین زرخیز تھی بہت جلد حضور کا اعتماد حاصل کر لیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اعتماد میں اضافہ ہوتا گیا اور ماحول ربوہ کے معاملات مکرم ظفر صاحب اور چوہدری عبدالکریم نمبردار احمد نگر کے ذریعہ طے پانے لگے۔

مکرم ناصر صاحب کئی سال احمد نگر کے صدر رہے۔ احمد نگر میں زیادہ تر احمدی افراد جٹ برادری، کشمیری برادری اور آرائیں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ان لوگوں کے ساتھ ان کے ذاتی مراسم تھے۔ کشمیریوں کے تو وہ داماد بھی تھے اس طرح جماعت کے اتحاد میں وہ بہت حد تک کامیاب رہے۔ گاؤں کی نصف آبادی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں پر مشتمل تھی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی زمین احمد نگر میں ہونے اور دوسرے احمدیوں کی جائیدادوں کی وجہ سے وہ گاؤں کی نصف سے بھی زیادہ زمینوں کے مالک تھے۔ دلیر اور حوصلہ مند قیادت جماعت کو میسر تھی اور ربوہ کا دست شفقت جماعت کے سر پر تھا۔ اس طرح نامساعد حالات کے باوجود بھی کبھی کسی سے دبنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی اور برابری کی سطح پر تمام معاملات طے ہوتے رہے اور جب تک جماعت کو ووٹ کا حق حاصل رہا حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، چوہدری عبدالرحمان صاحب بی۔ ڈی ممبر منتخب ہوتے رہے۔ اردگرد کے قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران اور بی۔ ڈی ممبران سے مکرم ناصر صاحب مرحوم کے ذاتی مراسم تھے۔ غلام حیدر بھرونہ، مہر دوست محمد لالی، مہر امتیاز لالی، نور سلطان اور حبیب سلطان وغیرہ سبھی کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ انہوں نے خلافت احمدیہ سے کوئی مدد لینا ہوتی یا جماعت پر کسی ابتلاء کے وقت اپنی ہمدردیاں جتانے کا موقعہ پیدا ہوتا تو ناصر صاحب کا سہارا لیا جاتا۔ مہر نور سلطان اور مہر حبیب سلطان صاحب نے تو اپنے بچوں کی تربیت کے لئے ان کو ربوہ میں ہی مکان لے کر دیا اور اس طرح ربوہ میں رہتے ہوئے جماعت کے نظام کی پوری پابندی کی۔

ناصر صاحب مرحوم انصاف پسند واقع ہوئے تھے۔ مشکل کے وقت لوگوں کے کام کرنا۔ پولیس وغیرہ کے معاملات میں ان کی مدد کرنے کا جذبہ بدرجہ اتم ان میں موجود تھا۔ جماعتی مفاد میں پولیس کے ساتھ ان کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ ربوہ میں ان کی رہائش بھی پولیس تھانہ کے قریب ہی واقع تھی۔ اس لئے ان کے نخرے اٹھانا اور ان کی ذاتی ضروریات کو پورا کرنے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ ایک دفعہ احمد نگر میں بچوں میں جھگڑا پیدا ہوا جس میں ان کا اپنا بھی ایک بیٹا ملوث تھا۔ انہوں نے ایثار کا نمونہ اختیار کرتے ہوئے بھری مجلس میں اپنے بیٹے عزیزم کو حکم دیا کہ قطع نظر اس کے کہ وہ قصوروار ہے یا نہیں دوسرے لڑکوں سے اظہار معذرت کرے اور معافی مانگے اور اس نے ایسا ہی کیا۔ اس سے ناصر صاحب مرحوم کی انکساری اور انصاف پروری کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ بھی ان کا خادمانہ سلوک آخر تک قائم رہا اور اسی تسلسل میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی خادمانہ تعلقات استوار رہے۔

ایک دفعہ حضور کے ڈیرہ سے آپ کی ایک قیمتی گائے چوری ہو گئی۔ گائے کی قیمت سے زیادہ اصل جانور کا معاشرہ کی ریت میں واپس لانا مطلوب تھا۔ کام کٹھن تھا کیونکہ اس معاشرہ میں گیا ہوا جانور اصل شکل میں واپس ہونا ایک مشکل امر ہے۔ اس کی تلاش اور واپسی کا کام مکرم ناصر ظفر صاحب اور نمبردار عبدالکریم صاحب کے سپرد ہوا ان دونوں نے دن رات ایک کر دیا اور گائے اصل سر کے ساتھ واپس لا کر اپنے آقا کی دعائیں حاصل کیں۔

اپنی ملازمت سے ریٹائر ہونے پر نظارت امور عامہ اور پھر دفتر صدر عمومی میں خدمات کا موقعہ ملا۔ افراد جماعت کے تنازعات نمٹانا ان کے سپرد تھا۔ میری دانست کے مطابق ہمیشہ اپنی خداداد صلاحیت کے مطابق پہلے صلح کے مرحلہ کو ترجیح دی اور تنازع کے فیصلہ کی صورت میں انصاف اور عدل کو مدنظر رکھا۔

صحت آخر تک اچھی دکھائی دیتی تھی۔ صبح کی سیر کے عادی تھے کبھی پیدل اور کبھی سائیکل پر سیر کے لئے نکلتے سر راہ ملاقات ہوتی تو مسکراتے چہرے سے ملتے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

روشنی میں تو پہنچ جا منزل مقصود تک
اے مسافر ڈھل رہا ہے آفتاب زندگی

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

9جولائی 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اپریل 2007ء
3:50 am	تامل سروس
4:25 am	رمضان کی اہمیت
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	ان سائیٹ
6:05 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کی طلباء امریکہ کے ساتھ ملاقات 9 مئی 2013ء
7:50 am	کڈز ٹائم
8:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ستمبر 2007ء
9:15 am	تامل سروس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2013ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	پُرکشش آسٹریلیا
2:00 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جولائی 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	سپینش سروس
8:45 pm	نور مصطفویؐ
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:00 pm	علم الابدان
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2013ء

10جولائی 2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جولائی 2013ء
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:00 am	نور مصطفویؐ
3:15 am	رمضان کی برکتیں
4:00 am	سوال وجواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:05 am	یسرنا القرآن
6:25 am	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2013ء
7:30 am	پُرکشش آسٹریلیا
8:00 am	پریس پوائنٹ
9:00 am	رمضان کی برکتیں
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	ترجمۃ القرآن
11:20 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کی طلباء امریکہ سے ملاقات 9 مئی 2013ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال وجواب
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سواحیلی مذاکرہ
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ستمبر 2007ء
6:55 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
8:30 pm	فیتھ میٹرز
9:50 pm	میدان عمل کی کہانی
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کی طلباء امریکہ سے ملاقات 9 مئی 2013ء

11جولائی 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:10 am	میدان عمل کی کہانی
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ستمبر 2007ء
3:50 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کی طلباء امریکہ سے ملاقات 9 مئی 2013ء
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
8:00 am	مشاعرہ
9:05 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	درس حدیث
12:20 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	رمضان کی برکتیں
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 11 فروری 1996ء
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
7:50 pm	سیرت النبیؐ
8:30 pm	قرآن سب سے اچھا
9:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	رمضان کی برکتیں
11:55 pm	قرآن سب سے اچھا

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نعمان تنویر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی درثمین صنوبر واقفہ نو نے محض خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ چھ سال تین ماہ کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور ختم کرلیا۔ قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ درنجم نعمان صاحبہ کو نصیب ہوئی۔ درثمین صنوبر کی آمین کی پروقار مورخہ 22۔اپریل 2013ء کو ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد درثمین صنوبر کے ماموں مکرم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے قرآن پاک کے کچھ حصے سنے بعدہ محترم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے دعا کرائی۔ درثمین صنوبر مکرم احمد زمان تنویر صاحب تنویر سٹوڈیو ربوہ کی پوتی اور محترم حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین قرآن پاک کے احکامات پر عمل کرنے والی اور ہمیشہ ہی خلافت احمدیہ کے ساتھ محبت اور یقین کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طارق احمد خان صاحب ابن مکرم محمد قاسم خان صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا چھوٹا بیٹا آذان احمد خان بعمر 10 ماہ بعارضہ نمونیہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے احباب سے شفائے کاملہ عاجلہ اور عمر دراز کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمود احمد شہزاد صاحب کارکن نظارت امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ابرار احمد صاحب مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحمت سے ہمارے بھائی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم جمیل احمد جٹ صاحب ناصر آباد شیخوپورہ شہر تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی محترمہ آصفہ نورین صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 26۔اپریل 2013ء کو بعد از نماز مغرب بیت الناصر شیخوپورہ شہر میں مکرم ناصر احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے کیا۔ 27۔اپریل کو مقامی شادی ہال میں بارات آئی اور تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ مورخہ 28۔اپریل کو دعوت ولیمہ موضع آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ میں ہوئی۔ اس موقع پر مکرم رانا وسیم احمد صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے دعا کروائی۔ محترم ناصر احمد صاحب مربی سلسلہ ولد مکرم محمد یوسف ورک صاحب مرحوم حضرت میاں احمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے اور حضرت قاضی دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے ہیں۔ دلہن مکرم چوہدری محمد عبداللہ جٹ صاحب میاں چنوں کی نواسی اور مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب جٹ ناصر آباد شیخوپورہ شہر کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور دونوں خاندانوں کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین

محترم سید حمید الحسن شاہ صاحب کی وفات

محترم سید سعید الحسن صاحب نائب امیر و مشنری انچارج گیمبیا لکھتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم سید حمید الحسن شاہ صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ مورخہ 12 جون 2013ء کو اپنے گھر واقع سمبڑیال میں بعمر 73 سال وفات پا گئے۔ آپ ایک مخلص خادم سلسلہ، نڈر داعی الی اللہ اور مختلف جماعتی تقریبات میں خوش الحانی سے نظمیں پڑھا کرتے تھے۔

آپ کی نماز جنازہ سمبڑیال میں مکرم مرزا منیر احمد صاحب مربی ضلع سیالکوٹ نے مورخہ 13 جون کو پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 16 جون کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں صبح 9 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس موقع پر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم مولانا عبدالوہاب حجازی صاحب مولوی فاضل کے ذریعہ آئی جو ایک رؤیا صالحہ کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ قبول احمدیت سے پہلے آپ خطیب تھے۔ اپنے والد کی بیعت کے چند ماہ بعد مکرم سید حمید الحسن صاحب نے بھی تحقیق کر کے بیعت کر لی۔ مکرم شاہ صاحب مرحوم نے اپنی ملازمت کا آغاز واپڈا میں معمولی عہدہ سے کیا۔ آپ اپنے دفتر میں نڈر اور بہادر احمدی مشہور تھے اور احمدیت کی برکت سے ترقی کرتے کرتے 17 ویں گریڈ میں ریٹائر ہوئے۔ 1974ء میں گوجرانوالہ میں آپ کے گھر کو نذر آتش کر دیا گیا آپ کو ان دنوں بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ اسی طرح 1988ء میں مخالفت کی وجہ سے آپ پر مقدمہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔ آپ کے چار بیٹوں کو بغیر مقدمہ کے حوالات میں بند کر دیا گیا۔ جنہوں نے اسیران راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز حاصل کیا ان میں سے ایک بیٹے کی عمر اس وقت گیارہ سال تھی۔ آپ ایک دعا گو بزرگ تھے۔ دعاؤں کی قبولیت کے بے شمار واقعات آپ کی زندگی میں ہوئے جس سے ایمان میں اور پختگی آئی۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ تلاوت بہت خوش الحانی سے کیا کرتے تھے، ہزاروں احباب کو قرآن کریم پڑھایا۔ پنجوقتہ نماز کے عادی تھے، بچوں کو بھی باجماعت نماز کی عادت ڈالی۔

خلیفہ وقت کی اطاعت اور محبت بہت زیادہ تھی مہمان نواز، خوش گفتار ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنے والے ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے مرکز سے آنے والے مہمانوں کی عزت اور مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ میں بہت سے شعبہ جات میں ضلع اور علاقائی سطح پر خدمت کی توفیق ملی۔ مجلس مشاورت میں اپنی مجلس کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کیا کرتے تھے۔ آپ شاعر بھی تھے اور جماعتی تقریبات میں اپنی منفرد آواز کی وجہ سے خوش الحانی سے نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ مجلس انصاراللہ پاکستان کے علمی مقابلہ جات میں شرکت کرتے اور مختلف مقابلوں میں انعامات حاصل کرتے۔

آپ نے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ شمشاد اختر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ سمبڑیال کے علاوہ مندرجہ ذیل سات بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔

مکرم سید حفیظ الحسن صاحب نائب ناظم عمومی ریجن Hassin جرمنی، مکرم سید نعیم الحسن صاحب سیکرٹری تحریک جدید سمبڑیال، خاکسار، مکرم سید طاہر احمد صاحب، مکرم سید صغیر الحسن صاحب، مکرم سید محمد آفتاب شاہ صاحب، مکرم سید سمیع الحسن صاحب ناظم اطفال ضلع سیالکوٹ اور مکرمہ شہناز کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مقصود احمد خان صاحب آف کویت۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیّین اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 29 جون

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29 جون 2013ء

1:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی کی کارروائی کا آغاز
3:00 pm	حضور انور کا مستورات سے خطاب Live
7:00 pm	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب Live
8:45pm	تقاریر اہم ملکی شخصیات
11:30 pm	حضور انور کے ساتھ طالبات کی ملاقات Live

سیل سیل سیل
باٹا کی تمام ورائٹی پر 10 فیصد رعایت
Bata کی ورائٹی کیلئے اب بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں
Bata by Choice
باٹا شوروم۔ ریلوے روڈ ربوہ

وردہ فیبرکس ربوہ
سیل سیل سیل
لان ہی لان
کلاسک لان، کرنکل دوپٹہ لان، چکن بریزہ اور چائنہ کی تمام لان، عربی لان شرٹ پر سیل جاری ہے۔
047-6213883,0333-6711362

گرمیوں کی گرم ہواؤں میں، آجائیں صاحب جی کی چھاؤں میں
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ +92-47-6212310
www.sahibjee.com

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سینٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ کے تجویز کردہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آ سکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
خوشخبری
بیرون ممالک اعلیٰ تعلیم کے خواہشمند طلباء کے لئے
سپوکن انگلش کورس
ایڈوانس کورسز
☆ موبائل ایپلیکیشن ڈیولپمنٹ
☆ ایس ای او
ادارہ کی جانب سے مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلے جاری ہیں۔
☆ کمپیوٹر بیسکس ☆ مائیکروسافٹ آفس ☆ گرافکس ڈیزائننگ ☆ ویب ڈیولپمنٹ
کامیاب طلباء کے لئے سکائی لائٹ کمیونیکیشن میں جاب حاصل کرنے کے مواقع
آج ہی تشریف لائیں اور کورسز کے بارے میں مکمل رہنمائی حاصل کریں۔
نظارت تعلیم سے منظور شدہ
UPS، اور جنریٹر کی سہولت
ائر کنڈیشنڈ کلاس رومز
کوالیفائیڈ ٹیچرز
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002, 03334407321